* ڈ حسین
لیکچرار شعبۂ اردو
الخیر یونیورسٹی، بھمبر

اردو ڑ. ن وادب پہ عربی وفارسی ,ت اجم کے اِث ات

Developed from Sanskrit language,having absorbed cultural and semantical influences from different languages particularly Arabic and Persian,Urdu is a sea ,having in itself the richness of vocabulary of many a tongue.Many works of Persian and Arabic whether it comes to poetry or prose have been translated into Urdu,therefore contributing to the richness of the language(plain or idiomatic).The representation of Islamic philosophies, particularly the translation of the Holy Quran played a vital role in making Urdu formidable.It left Persian far behind and by the time the britains came in India ,Urdu was being given chief importance which resulted in the advent of Fort William College, a powerhouse for Urdu literature of its time,translating different works of Arabic,Persian and Sanskrit.

اردو ڑ. ن کا دامن بہت وسیع ہے۔ یہ ڑ. ن ہند اسلامی تہذ$ کا بہترین ثمر ہے. صغیر* پ ک و ہند میں مسلمان فا • کی حکومت قائم ہوئی تو وہ اپنے ساتھ عربی ، فارسی ، اور ت کی ڑ. 3 بھی لائے اسی وجہ سے اردو ڑ. ن کے دامن میں بیک وقت بہت سی ڑ. نوں مثلاً فارسی ، عربی ، ہندی ، فرانسیسی اور سنسکرت کے الفاظ سموئے ہوئے ہیں بعض مورخین نے اسے . + ہند آ* ئی ڑ. ن کہا ہے۔ اس کی تشکیل مختلف ڑ. نوں کے 5پ سے ہوئی اردو ڑ. ن کو دوسری ڑ. نوں کے میل جول سے مخلوط ڑ. ن بھی کہا جا ت ہے۔ یہ کسی ای- مخصوص علاقے کی ڑ. ن نہیں۔ اس ڑ. ن نے مختلف اقوام سے رشتے قائم کیے اور اپنے دامن کو وسیع کیا۔ اس وجہ سے اس کو مشترکہ تہذ$ کی علامت بھی کہا جا ت ہے۔ اردو ڑ. ن کے رشتے اگ چہ. صغیر* پ ک و ہند کی قدیم مقامی بولیوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ لیکن اسے *. وقار ادبی ڑ. ن بنانے میں. صغیر کے مسلمانوں نے اہم کردار ادا کیا قمر رK لکھتے ہیں

> ''اردو کو صرف ای- ڑ. ن* ی وسیلہ اظہار نہیں کہہ h بل کہ اسے مکمل تہذ$ کہنا چاہیے۔ جس کے جلو میں مختلف تقاضوں کی روح نے ای- نئی قا) اختیار کی ہے اردو نے مشرقی وسطی کے افکار اور عقا+ کی

نثر واشا (میں بھی .ٔاروِل ہے اور یہ فخر کسی دوسری ز.ن کو حاصل نہیں‘‘(۱)

ابتدائی دور میں اس ز.ن نے مسلمانوں کے ساتھ شمال سے جنوب کی جا$ سفر کیا اور گجرات سے دکن -- پہنچ گئی اور اس خطے میں اس ز.ن کا پہلا ادب تخلیق ہوا۔ اردو دراصل سنسکرت کی ا -ِ " قی ِ فتہ شکل بشور 6 ابھرنش ِ پ ڑنے والے کئی ا ٔ ات کا نتیجہ ہے۔ یہ ا ٔ ات ٭ ہر سے آنے والے " ک، عرب، ا ِ انی، اور انگر ِ وں کے مقامی لوگوں سے میل جول کی وجہ سے مر$ ہوئے یوں تو اردو ز.ن ِ پ بہت سی ز.نوں کے ا ٔ ات مر$ ہوئے لیکن جو لسانی اور ادبی رشتہ اس نے عربی و فارسی کے ساتھ قائم کیا ہے وہ دوسری ز.نوں سے نہیں۔ اردو کا رسم الخط بھی عربی و فارسی سے ماخوذ ہے۔ عربی اور فارسی کے سارے حروف اردو کے حروف تہجی میں شامل ہیں۔ ز.ن کی سا # ہو *ِ ادب کی اصناف ٭ِ : &ِ پ عربی فارسی کے گہرے ا ٔ ات ِ پ ڑے ہیں۔

اردو ز.ن و ادب کی " وتیج و " قی میں " جموں کا بہت .ٔا ہاتھ رہا ہے۔ اردو ز.ن میں " جمے کی روا$ کافی قدیم ہے قدیم ہندوستان کی غیر معمولی " قی ِ فتہ تہذ$ کو دیکھتے ہوئے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس عہد میں " جمے کا رواج عام ہوگا۔ مغل *.دشاہوں نے ہندوستانی ادب کی طرف خاص توجہ مرکوز کی۔ عہد اکبری میں ایسے ہندوؤں کی تعداد بہت ز ِ دہ تھی جو فارسی بخوبی جا . . . تھے۔ اکبر کو سنسکرت سے بے حد لگاؤ تھا۔ اس نے سنسکرت سے شاعری فلسفہ، ر ِ ضی۔ الجبرا وغیرہ کی کتابوں کا فارسی میں " جمہ کر ِ ِ " جمے کا کام صرف ہندوستان -- محدود نہ تھا بل کہ ہندوستان سے ٭ ہر کے مسلمانوں کے ہندوستان سے علمی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ سترھویں صدی میں جن لوگوں نے اردو میں Zی اور شعری ادب کا آغاز کیا ان کی علمی ز.ن فارسی تھی۔ اس لیے اردو ادب کے ابتدائی Zی اور شعری سرمائے ِ پ فارسی ز.ن و ادب کے گہرے ا ٔ ات ہیں۔ اردو کے بہت سے محاورات، الفاظ اور اصطلاحات عربی و فارسی سے معمولی تبد ~ کے ساتھ ساتھ ا : کردہ ہیں ٭ِ پھر " جمہ شدہ۔ ان " اجم نے اردو کو .+ بنانے میں مدد فراہم کی اور " قی کی راہ ِ پ گامزن کیا فارسی کی مثنویوں اور داستانوں کے " اجم نے ہمارے ادب کے ساتھ ہماری ز.ن کو بھی وسعت دی • راحمہ قریشی اس ضمن میں لکھتے ہیں۔

> ’’شاعری میں قدیم دکنی مثنویوں کا پلاٹ فارسی ٭ِ عربی سے لیا H ِ ۔ Zی ادب میں ابتدائی اردو قصے بھی فارسی و عربی کی وساطت سے اردو میں آئے‘‘(۲)

عربی و فارسی ز.ن و ادب کے ا ٔ ات الفاظ، تشبیہات و استعارات، تلمیحات اور فارسی اصناف سخن وغیرہ مستعار e -- ہی محدود نہیں تھے بل کہ ہزاروں فارسی اشعار کا اردو میں " جمہ کیا H ِ ۔ فورٹ ولیم کالج کے اردو " اجم نے .+ Z کی راہ ہموار کی۔ قرآن و حد$ اور دین و مذہب کی کتب کے " اجم نے اس ز.ن کے مذہبی و روحانی اظہارات کو مستحکم کیا ہے۔ اردو غزل تو ابتداء میں فارسی غزل سے استفادہ کرکے ہی ِ پ وان %چڑھی اور محمد قلی قطب شاہ سے غا) -- ہمارے شعراء نے فارسی غزل گو شعراء کے خیالات کو " اجم میں ڈھال کر اردو غزل کو مز+ وسعت دی۔ علاوہ ازیں بطور مذہبی ز.ن ہونے کے عربی ز.ن نے اردو ادب کو کافی متا ٔ کیا۔ گو ِ ان دونوں ز.نوں نے اردو ادب کی " وتیج و " قی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اردو ز.ن . # ارتقائی منازل طے کر رہی تھی اس وقت اس ز.ن میں عربی و فارسی ز.نوں کے علمی و ادبی جواہر منتقل کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ ان ز.نوں کے Zی و شعری " اجم کی+ و) اردو ز.ن نے

, ؔ قی کی وہ منازل طے کیں کہ آج یہ ؤ ن د * کی تیسری بولی جانے والی ؛ ی ؤ ن ہے۔خلیق انجم اپنے مضمون ''اردو ؔ جمے کا ارتقاء'' میں بیان کرتے ہیں۔

> ''اردو ادب کے ابتدائی عہد میں بہت ؛ ی تعداد میں فارسی، عربی، اور سنسکرت سے اردو Ž میں ؔ جمے کیے گئے۔ یہ ؔ جمے مذہب، تصوف، شاعری، داستا 3 ، : ، فلسفے کی کتابوں کے تھے۔ ان کتابوں کی تفصیل بیان کرنے کے لیے ا ی پوری کتاب ضرورت ہوگی۔ یہ کہنا تو مشکل ہے کہ اردو میں پہلا ؔ جمہ K ہے محققین کا خیال ہے کہ شاہ میراں جی : الٰ ابوالفضائل عبداللہ بن محمد عین القضاۃ ہمدانی کی تصنیف ''تمہیدات ہمدانی'' کا عربی سے اردو میں ؔ جمہ کیا تھا، وہ اردو کا پہلا ؔ جمہ ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ پہلا ؔ رشاہ Q پوری کی تصنیف ''دستور عشاق'' کا اردو میں '' & رس'' کے ؔ م سے ؔ جمہ کیا ۱۷۰۴ میں شاہ ولی اللہ قادری نے شیخ محمود کی فارسی تصنیف ''معرفت السلوک'' کا اردو میں ؔ جمہ کیا''(۳)

چو ë ؔ جمہ دو تہذیبوں کے علمی و ادبی سرمائے کی ا ی دوسرے کے ساتھ منتقلی اور تبد ~ کا ؔ م ہے۔ چنانچہ عربی و فارسی سے منتقل ہونے والے علمی و ادبی سرمائے نے اردو ادب میں نئے افق پیدا کیے اور اردو ؤ ن نے ان ؤ نوں کے بہت سے الفاظ اور محاورات اپنے # رسمو لیے یہاں -- کہ وہ روزمرہ اور عام بول چال میں استعمال کیے جانے لگے ا ی دور ایسا # کہ اردو ؤ ن جو فارسی کے سامنے ا ی وقت میں بہت کمزور اور نشو ونما کے ابتدائی مراحل طے کر رہی تھی اور فارسی جیسی ؤ ن جسے علم و حکمت کی ؤ ن سمجھا جا ؔ تھا، اردو ؤ ن سے کہیں پیچھے رہ گئی۔ فارسی و عربی ؤ نوں کے الفاظ کے اردو ؤ ن میں امتزاج سے اردو ؤ ن کو تقو $ ملی جس سے اردو نے ؔ قی کے ز M پھلانگے ہوئے فارسی کی جگہ لے لی۔ اس ضمن میں جمیل جالبی اپنی کتاب ''ؔ ریخ ادب اردو'' میں اس طرح رقمطراز ہیں۔

> ''. # تہذ $ کا سرچشمہ خشک ہو ؔ شروع ہوا تو فارسی ؤ ن کا د ؔ یا بھی اسی کے ساتھ خشک ہونے لگا اور فارسی ؤ ن کی اہمیت و افاد $ بھی اس کے ساتھ کم ہونے لگی اور وہ ؤ ن جو فارسی کے اقتدار کے سامنے Ã وں سے لگ ی ہوئی تھی، نئے رنگ و روپ کے ساتھ ابھرنے لگی۔ اورنگز $ عالمگیر کے طویل دور حکومت میں یوں محسوس ہو ؔ ہے کہ اردو ؤ ن فارسی کی جگہ ë کی تیاری کر رہی ہے''(۴)

عربی و فارسی کے ا ؔ ات سے اردو میں خ، ر، غ، ف، ق کی آوازیں شامل ہو N ژ کی آواز اردو میں فارسی سے آئی ہے۔ اردو میں مستعمل بتیس (۳۲) فیصد الفاظ عربی و فارسی کے ہیں۔ اردو ادب میں Ä Ž کے ذریعے ا ؔ # از ہونے والی شخصیات میں سعدی، حافظ، عرفی، غا) اور اقبال کے ؔ م ؔ ا ی ں ہیں۔ غا) کے خطوط اقبال کی شاعری، سعدی کی گلستان و بوستان کے ؔ اجم کے علاوہ حافظ اور امیر خسرو کے کلام کا بھی ؔ جمہ کیا H اردو شاعری میں فارسی کی آمیزش نے ا ی خاص ؔ نم پیدا کیا۔ آرزمی و # صفوی بحوالہ شبلی لکھتے ہیں کہ شبلی نے شعر العجم میں لکھا ہے۔

> ’’فارسی ژ. ن شاعری نے ہندوستان آنے کے بعد ای۔ خاص لطافت حاصل کی وہ لطافت اسے ا. یان میں حاصل نہ تھی‘‘(۵)

جہاں -- عربی, - اجم کا تعلق ہے، اس سلسلے میں قرآن * پ ک کا پہلا - جمہ مولا * رفیع الدین نے کیا۔ یہ - جمہ لفظی تھا یعنی قرآن * پ ک کے ہر لفظ کا, - جمہ اس طرح کیا H ی کہ اردو فقروں کی سا ٔ # ہی + ل گئی۔ اس, - جمے میں سلا & اور روانی نہیں تھی۔ اس لیے اس کا مفہوم سمجھنا دشوار تھا۔ شاہ رفیع الدین کے بعد ان کے بھائی شاہ عبدالقادر نے بھی قرآن * پ ک کا اردو, - جمہ کیا جو کہ پہلے - جمے کے مقابلے میں ژ ی دہ سلیس اور شگفتہ تھا اَ چہ اس دور میں جتنے بھی, - اجم کیے گئے وہ Đا ادی کاوشوں کا نتیجہ تھے۔ اردو ژ. ن ا ی- ایسی تہذ ی$ وثقافت کی , - جمان ژ. ن ہے جس کی C ی داسلام کے اصولوں, پ استوار ہے۔ چنانچہ اردو, - اجم کے سلسلے میں مذہبی کتب کے - اجم کی قدروقیمت ژ ی دہ ہے۔ * - ریخ اسلام کی کتب کے - اجم نے اردو ژ. ن کی جامعیت اور دلفر R میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔ نہ صرف یہ ژ. ن وسیلہ اظہار بنی بل کہ ا ی- مکمل تہذ ی$ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ جس کے مختلف دلفر ی$ تہذیبوں کا ر- کا فی u* ی ں ہے۔ کئی صدیوں -- ہندوستانی سماج فارسی کے زی ا* رہا فارسی ہندوستان کی سرکاری ژ. ن ہونے کے ساتھ اردو ادب, پ حاوی تھی۔ اس دور میں فارسی طرز سخن اختیار کر* فخر سمجھا جا* تھا۔ عرب میں قبائل کی اور ا. یان میں * . دشاہوں کی شان قصیدے لکھے جاتے تھے۔ اسی طرز کو اردو نے بھی اپنا لیا۔ اٹھارہویں صدی عیسوی کے اوائل میں سید محمد قادری کی تصنیف ’’طوطی * مہ‘‘ کا, - جمہ ہوا۔ تقریباً اسی زمانے میں 5 حسین واعظ کا % کی فارسی کتاب ’’روضہ الشہداء‘‘ کا اردو, - جمہ فضل علی فضلی نے ’’کربل کتھا‘‘ کے * م سے کیا۔ یہ - اجم * . قاعدہ - اجم نہیں تھے بل کہ کتب کی تلخیص * ی آزاد, - جمے کی صورت میں ہوتے تھے۔ ان میں فن, - جمہ کاری کے قائم کردہ سائنٹفک اصولوں کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا جا* تھا جو کہ ا ی- معاری, - جمے کی اساس ہیں۔

اب -- اردو میں جتنے, - اجم ہوئے تھے وہ Đا ادی کوششوں کا نتیجہ تھے فورٹ ولیم کالج * . قاعدہ ادارہ تھا جس نے منظّم اور * . قاعدہ طر j سے عربی، فارسی اور سنسکرت سے اردو میں, - اجم کیے۔ اردو ادب کو بہت سی تخلیقات سے نوازا ہے ڈاکٹر گلکر & نے , - جمہ نگاری, پ خصوصی توجہ مبذول کی اور ان کی نگرانی میں ادبی نوعیت کی کتب, - جمہ ہو N کالج کے « ب میں شامل کرنے کے لیے ساٹھ کتب تیار کی گئیں۔ ان میں, - اجم بھی تھے * - لیفات اور تصنیفات بھی۔ ان, - اجم میں * پ بند, - جمے بھی تھے اور آزاد بھی فورٹ ولیم کالج میں جن ادیبوں نے اردو, - جمے کیے ان میں میر امن، عبداللہ مسکین، کاظم علی جوان، بہادر علی حسینی، مظہر علی خان ولا، شیر علی افسوس، حیدر بخش حیدری، خلیل علی خان اشک، میر ابوالقاسم، طوطا رام، محمد بخش، میر جعفر، حاجی مرزا مغل، شاکر علی اور مولوی عنا ی$ اللہ نہال چند شامل ہیں۔ ان Ž نگاروں میں & سے ژ ی دہ شہرت ومقبولیت میر امن کے حصے میں آئی۔ انہوں نے قصہ ’’چہار درویش‘‘ کا, - جمہ آسان اردو میں کیا اور کتاب کا * م * . غ و بہار‘‘ رکھا۔ اس کتاب نے انہیں اردو Ž میں ا ی- خاص مقام » کیا۔ ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں۔

> ’’گلکر & کی فرمائش, پ فورٹ ولیم کالج کے شعبہء ہندوستانی میں تصنیف * - لیف و, - جمہ کا جو کام ہوا، اس میں میر امن دہلوی کی * . غ و بہار‘‘ ا ی- شاہکار کا درجہ ر b ہے۔ * . غ و بہار‘‘ سے اردو ژ. ن کا وہ رجحان

ساز اسلوب سامنے آ یا جس پر . + اردو Ž نے اپنی نئی عمارت تعمیر کی ۔ خطوط غا) اسی اسلوب کا دوسرا شاہکار ہیں'' (۶)

میر امن کے بعد اردو ادب میں تراجم کا سلسلہ وسعت اختیار کر Hا ۔ شیر علی افسوس نے فارسی کی مشہور کتاب ''گلستان سعدی'' کا ترجمہ کیا جو کہ * غ اردو'' کے نام سے مشہور ہے ۔ فورٹ ولیم کالج کے Ž نویسوں میں ا ی اہم * م حیدر بخش حیدری کا بھی ہے ۔ انہوں نے امیر خسرو کی کتاب کا ترجمہ ''مثنوی لیلی مجنوں'' کے نام سے کیا ۔ ا ی کہانی طوطا کہانی ہے جو سنسکرت کی ا ی قدیم کتاب ''شکا & تتی'' کا اردو ترجمہ ہے ۔

فورٹ ولیم کے علاوہ اردو ادب میں ترجمہ نگاری کے فروغ کے لیے جن اداروں نے اہم کردار ادا کیا ان میں دلی کالج ، دارالترجمہ عثما 6 ایشین سائنٹفک سوسائٹی ، انجمن پنجاب لاہور دارالمصنفین علی اَ ‍ ھ وغیرہ بھی قابل ذکر ہیں ۔ دارالترجمہ عثما 6 نے مختلف درجوں کے « ب کے لیے لگ بھگ ساڑھے چار سو کتب تیار کیں ۔ ان کتابوں میں ۲۹ * لیفات تھیں اور * قی تراجم تین سو انتیس کتابیں انگر ی ی سے ، اکہتر عربی سے ، سترہ فارسی سے ، چھ % منی سے اور * پنچ فرانسیسی سے ترجمہ کی گئیں ۔ تراجم کے ساتھ ساتھ اردو * ن کی اصطلاطات کو عربی و فارسی * نوں کے مترادفات کی مدد سے وضع کرنے کا سہرہ بھی دارالترجمہ کے سر ہے ۔ ڈاکٹر مجیب السلام لکھتے ہیں ۔

''دارالترجمہ عثما 6 کے تراجم نے مادری * ن میں تعلیم دے کر ا ی طرف ذہن کو متا ثر کیا تو دوسری طرف علمی اظہار کی روا $ کو اتنا آ گے * ھا یا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی'' (۷)

الختصر یہ * ت وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ عربی و فارسی تے * لخصوص اور د V * نوں تے * لعموم اردو * ن و ادب پر گہرے اثرات مر $ کیے اور نہ صرف اس * ن کے قواعد اصناف کو سہل بنا یا بل کہ اردو * ن پر اپنی تہذ $ و ثقافت کے ان مٹ Ÿ ش بھی سبط کیے اور اسے وسیلہء اظہار کی * ن سے * دہ ثقافت و تہذ $ کی * ن بنا * ی ۔ اردو ادب میں عربی و فارسی تحر یوں کے تراجم کی ا ی روا $ ملتی ہے ۔ 5 وجہی کی'' & رس'' سے لے کر فورٹ ولیم کالج -- اور فورٹ ولیم کالج * دہلی کالج سے لے کر سائنٹفک سوسائٹی * ی دارالترجمہ حیدر آ * داور * ن -- یہ سلسلہ جاری و ساری ہے ۔ خاص طور پر سعدی کی'' گلستان و بوستان'' خیام کی * عیات اور اقبال کی فارسی نظموں کے تراجم کی بھی کثیر تعداد موجود ہے ۔ ان تراجم کی + و) اردو ادب کے ذخا ئر میں وسعت کے ساتھ ساتھ ہمہ رنگی اور * ت پیدا ہوئی خاص کر تقابلی مطالعے کی راہیں ہموار ہو N جو کہ دوسری * نوں کے ادب کے رجحا * ت اور معیارات کو سمجھنے میں موافق و مددگار * $ ہو N ۔

حوالہ جات

۱۔ قمر رK ء" جمہ کا فن اور روا$ (مرتبہ)، خواجہ پ یس، دہلی، جون، ۱۹۷۶ء ص ۲۶۴

۲۔ • راحمد قریشی، (مرتبہ)، ''" جمہ روا$ اور فن''، مقتدرہ قومی *. ن، اسلام* . د، ستمبر ۱۹۷۵ء ص ۳۷

۳۔ خلیق انجم، اردو" جمے کا ارتقاء، ''فن" جمہ کاری (مبا #)، مرتبہ ڈاکٹر صوبیہ سلیم، محمد صفدر رشید، ادارہ فروغ قومی *. ن* پ کستان ص ۱۵

۴۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر* ریخ ادب اردو، مجلس" قی ادب لاہور، طبع پنجم، مارچ ۲۰۰۵ء ص ۷۷

۵۔ آرزمی و# صفوی، پ وفیسر، فکر وĀ فارسی ادب نمبر، شبلی روڈ، مسلم یونیورسٹی علی گ ھ، جولائی ۲۰۱۱ء ص ۱۱

۶۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر* ریخ ادب اردو، طبع اول، مجلس" قی ادب، لاہور، جون ۲۰۰۶ء ص ۴۲۳

۷۔ مجیب السلام، ڈاکٹر، دار الترجمہ عثما6 کی علمی اور ادبی: مات، س ن، ص ۱۵۴